رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

اِنَّ الفَضلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤتِیہِ مَن یَّشَآءُ

تار کا پتہ: الفضل قادیان

الفضل قادیان

THE DAILY
ALFAZL, QADIAN

ایڈیٹر غلام نبی

قیمت ایک آنہ

جلد ۲۳ | مورخہ ۷ صفر ۱۳۵۵ھ | یوم چہارشنبہ | مطابق ۲۹ اپریل ۱۹۳۶ء | نمبر ۲۵۰

حضرت کرشن کی ہتک کا سراسر جھوٹا بہتان

بانیٔ سلسلۂ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام کی تعلیم کے ماتحت جماعت احمدیہ حضرت کرشن کے متعلق جو عقیدہ رکھتی ہے۔ وہ یہ ہے کہ آپ خدا تعالےٰ کے نبی تھے۔ جو سرزمین ہند میں مبعوث ہوئے۔ آپ نے آریہ ورت کی زمین کو پاپ سے صاف کیا۔ اور لوگوں کو خدا تعالےٰ سے تعلق پیدا کرنے۔ اور اس کے حضور اپنا سر جھکائے رکھنے کی ہمیشہ تعلیم دی۔ چنانچہ اعلام الٰہی کی بناء پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے جو اعلان فرمایا۔ وہ یہ ہے کہ:۔

"راجہ کرشن جیسا کہ میرے پر ظاہر کیا گیا ہے۔ درحقیقت ایک ایسا کامل انسان تھا جس کی نظیر ہندوؤں کے کسی رشی اور اوتار میں نہیں پائی جاتی۔ اور اپنے وقت کا اوتار یعنی نبی تھا۔ جس پر خدا کی طرف سے رُوح القدس اترتا تھا۔ وہ خدا کی طرف سے فتح مند۔ اور بااقبال تھا۔ جس نے آریہ ورت کی زمین کو پاپ سے صاف کیا۔ وہ اپنے زمانہ کا درحقیقت نبی تھا جس کی تعلیم کو پیچھے سے بہت باتوں میں بگاڑ دیا گیا۔ وہ خدا کی محبت سے پُر تھا۔ اور نیکی سے دوستی اور شر سے دشمنی رکھتا تھا" (لیکچر سیالکوٹ صفحہ ۳۳)

حقیقۃ الوحی میں فرماتے ہیں:۔

"ملک ہند میں کرشن نام ایک نبی گزرا ہے جس کو رودر گوپال بھی کہتے ہیں۔ (یعنی فنا کرنے والا اور پرورش کرنے والا) اس کا نام بھی مجھے دیا گیا ہے" (تتمہ صفحہ ۸۵)

تحفہ گولڑویہ میں فرماتے ہیں:۔

"خدا تعالےٰ نے کشفی حالت میں بارہا مجھے اس بات پر اطلاع دی ہے۔ کہ آریہ قوم میں کرشن نام ایک شخص جو گزرا ہے۔ وہ خدا کے برگزیدوں اور اپنے وقت کے نبیوں میں سے تھا" (حاشیہ صفحہ ۱۳۰)

چشمۂ معرفت میں فرماتے ہیں:۔

"ایک مرتبہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے دُوسرے ملکوں کے انبیاء کی نسبت سوال کیا گیا۔ تو آپ نے یہی فرمایا۔ کہ کان فی الھند نبیاً اسود اللون اسمہ کاھنا۔ یعنی ہند میں ایک نبی گزرا ہے۔ جو سیاہ رنگ تھا۔ اور نام اس کا کاہن تھا۔ یعنی کنھیا جس کو کرشن کہتے ہیں" (مضمون فضیلت قرآن شمولہ چشمۂ معرفت صفحہ ۱۰)

اسی طرح "پیغام صلح" میں فرماتے ہیں:۔

"سری کرشن اپنے وقت کا نبی اور اوتار تھا۔ اور خدا اس سے ہمکلام ہوتا تھا" (صفحہ ۱۰)

جماعت احمدیہ کے اس عقیدہ کا علم رکھنے کے بعد کوئی سلیم الفطرت انسان یہ نہیں کہہ سکتا کہ احمدی حضرت کرشن کی نعوذ باللہ توہین کا خیال بھی دل میں لا سکتے ہیں۔ مگر حال میں یوم التبلیغ کے موقعہ پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے "وہی تھا کرشن ہے" کے زیر عنوان جب ایک مضمون شائع فرمایا۔ تو اس پر ہندوؤں کے ایک حلقہ میں یہ شور مچایا جانے لگا۔ کہ اس سے حضرت کرشن کی نعوذ باللہ توہین ہوئی ہے۔ حالانکہ ایک معمولی عقل و فہم رکھنے والا انسان بھی سمجھ سکتا ہے۔ کہ جب ہم حضرت کرشن کو اللہ تعالےٰ کا نبی قرار دیتے ہیں۔ تو ان کی توہین اور ہتک کس طرح کر سکتے ہیں۔ مگر اس حقیقت کو کلی طور پر نظر انداز کرتے ہوئے کہا جاتا ہے کہ گو حضرت کرشن کو تم نبی سمجھتے ہو۔ مگر حضرت مرزا صاحب کو مثیل کرشن قرار دینا ان کی توہین ہے کیونکہ ایک مسلمان حضرت کرشن کا ہرگز مثیل نہیں بن سکتا۔ اس کا جواب اگر ہندو بھائی چاہتے تو انہیں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے رقم فرمودہ مضمون سے ہی مل جاتا۔ مگر افسوس تو یہ ہے کہ انہوں نے اس مضمون کا بغور مطالعہ نہیں کیا۔ اور یونہی شور مچانا شروع کر دیا ہے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے اسی اعتراض کا نہایت لطیف جواب دیتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"اے پیارے ہندو بھائیو۔ کیوں تم اس آواز کی طرف دھیان نہیں کرتے جو تمہارے پرمیشور نے ساری دُنیا کو اپنے گرد جمع کرنے کے لئے بلند کی ہے۔ کیا صرف اس لئے کہ وہ ایک مسلمان کے مونہہ سے نکلی ہے۔ مگر کیا تم بھول گئے ہو۔ کہ پرماتما کی کوئی چیز مقید نہیں ہوتی۔ ہندو اور مسلمان اور عیسائی سب تمام بندوں کے ہیں۔ جب پرماتما کسی کو چن لیتا ہے۔ تو پھر وہ قوموں کے بندھن سے آزاد ہو جاتا ہے۔ وہ کسی خاص قوم کا نہیں رہتا۔ ہر قوم اس کی ہو جاتی ہے۔ اور وہ سب کا ہو جاتا ہے۔ اے ہندو بھائیو اسی طرح اس زمانہ کا اوتار کسی خاص قوم کا نہیں۔ وہ ہندوؤں کا بھی ہے۔ کیونکہ مسلمانوں کی نجات کا پیغام لایا۔ وہ عیسے بھی ہے۔ کیونکہ عیسائیوں کی ہدایت کا سامان لایا ہے۔ وہ نہہ کلنک اوتار بھی ہے۔ کیونکہ وہ تمہارے لئے ہاں اے ہندو بھائیو تمہارے لئے خدا تعالےٰ کی محبت کی چادر کا تحفہ لایا ہے"۔

غرض حضرت کرشن کی توہین کا اعتراض اپنے اندر کوئی معقولیت نہیں رکھتا۔ مگر افسوس ہے۔ کہ بعض ہندو اخبارات فہم و تدبر سے کام لئے بغیر اسے حضرت کرشن کی توہین بنا کر پیش کر رہے ہیں۔ اور عجیب و غریب دلائل پیش کر رہے ہیں۔ مثلاً ایک اخبار لکھتا ہے۔ کہ حضرت کرشن سنسکرت جانتے تھے۔ مگر "مرزا غلام احمد سنسکرت سے بالکل نابلد تھے"۔ پھر بھگوان کرشن سچے گئو رکشک تھے۔ مگر جماعت احمدیہ گائے کا گوشت کھانا جائز سمجھتی ہے۔ مگر یہ دلیل نہایت سطحی ہے۔ اور اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ لکھنے والے کو اتنا بھی علم نہیں۔ کہ کسی نبی کا مثیل اور بروز ہونے کے لئے یہ ضروری نہیں۔ کہ وہی زبان انسان جانتا ہو۔ جو پہلے نبی کی ہو۔ اور نہ یہ ضروری ہے۔ کہ اس کی تعلیم کی ہو بہو تقلید کی جائے۔ بلکہ اگر خدا تعالےٰ کسی اور نبی کے ذریعہ اس کی تعلیم کے بعض حصوں کو منسوخ کر چکا ہو۔ تو پھر منسوخ شدہ تعلیم کو پھر دوبارہ لانا ہی مستحسن اور ضروری ہوگا۔ اب خیال کیجئے حضرت کرشن یا دوسرے انبیاء کو اللہ تعالےٰ کی طرف سے جو تعلیم ملی۔ سید ولد آدم حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے آنے پر اس کے بعض حصوں کو منسوخ کیا گیا۔ بعض کو مکمل کیا گیا۔ اور بعض کو بجنسہٖ قائم رکھا گیا۔ اب جو حصے انبیاء سابقین کی تعلیم کے قرآن مجید کے ذریعہ منسوخ ہو چکے ہیں۔ ان پر بعد میں آنے والا نبی

ضمیمہ درس القرآن کے متعلق ضروری اعلان

آیندہ ضمیمہ صرف خریداروں کو بھیجا جائے گا

حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد فرمودہ معارف وحقائق قرآنیہ کی اشاعت کا جو سلسلہ شروع کیا گیا ہے۔ وہ اب تک ہر خریدار کو قطع نظر اس سے کہ اس نے خریداری منظور کی یا نہیں بھیجا جاتا رہا ہے۔ لیکن یہ آخری ضمیمہ ہے۔ جو بطور نمونہ بھیجا جا رہا ہے۔ اگلا ضمیمہ صرف انہی دوستوں کو بھیجا جائے گا۔ جن کی طرف سے باقاعدہ خریداری کی اطلاع آچکی ہے۔

جو دوست یہ گراں بہا اور بیش قیمت چیز خریدنا چاہیں۔ وہ جلد از جلد اطلاع دیں۔ اور قیمت سوا تیرہ آنے صرف چھ ماہ کے لئے بھجوا دیں۔ اس امر کو بھی اچھی طرح نوٹ کر لیا جائے کہ بعد میں خریدار بننے والوں کو شروع سے درس کا مکمل فائل مہیا کرنے کی کوئی گارنٹی نہیں کی جا سکتی یہ ضمیمہ صرف ان ہی اصحاب کو بھیجا جا سکتا ہے۔ جو روزانہ اخبار الفضل کے خریدار ہیں۔ (مینیجر)

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روزافزوں ترقی

۲۶ اپریل ۱۹۳۶ء کو بیعت کرنیوالوں کے نام

ذیل کے اصحاب بذریعہ خطوط حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ہاتھ پر بیعت کر کے داخل احمدیت ہوئے:

تحریری بیعت

نمبر	نام	مقام
۱	عبدالرزاق راٹھر صاحب	کشمیر
۲	زاہدہ خاتون صاحبہ	بنگلور
۳	نظام الدین صاحب	شیخوپورہ
۴	اللہ دین صاحب	سرگودہا
۵	مسماۃ بانو صاحبہ	"
۶	روشنائی اہلیہ سردارا صاحب	"
۷	راج بی بی بنت	" "
۸	سردار بیگم اہلیہ اللہ بخش صاحب	"
۹	دولت بی بی اہلیہ راجہ صاحب	"
۱۰	باقر ولد احمد صاحب	سرگودھا
۱۱	نادری ولد احمد صاحب	"
۱۲	سردار ولد سادہ صاحب	"
۱۳	اہلیہ سید ظہیر الحق صاحب	جمشید پور
۱۴	ملک مظفر خان ولد ملک مہر خان صاحب	اٹک
۱۵	ملک شیر خان ولد ملک سید رسول صاحب	اٹک
۱۶	نیاز محمد صاحب	ہوشیارپور
۱۷	بی بی لیس نساء بنت محمد سلیم صاحب	کوہاٹ
۱۸	غازی انور صاحب	سکھر

خریداران الفضل کو ضروری اطلاع

نقصان سے محفوظ رہنے کے لئے سہ ماہی یا ششماہی کی بجائے

سالانہ قیمت ادا کیجئے

مئی کے پہلے ہفتہ میں جن دوستوں کو وی۔پی کئے جائیں گے۔ ان کے اسماء گرامی ۱۴۹ میں شائع ہو چکے ہیں۔ ان کی اطلاع کے لئے لکھا جاتا ہے۔ کہ یہ وی۔پی حسب ذیل شرح چندہ کے مطابق ہوں گے۔

سالانہ ...... پندرہ روپے

ششماہی ...... آٹھ روپے

سہ ماہی .... چار روپے آٹھ آنے

جو دوست اضافہ قیمت سے بچنا چاہتے ہوں۔ وہ سالانہ قیمت بھجوا دیں۔ یا اس کے لئے وی۔پی کی اجازت پانچ مئی تک دفتر ہذا میں بھیج دیں۔

(مینیجر)

آنریری انسپکٹر تبلیغ

مرزا مبارک بیگ صاحب کو مندرجہ ذیل جماعتہائے انصار اللہ کے لئے آنریری انسپکٹر تبلیغ مقرر کیا گیا ہے۔ امید ہے ان جماعتوں کے کارکن اصحاب ان سے پوری طرح تعاون کر کے ممنون کریں گے۔

اٹھوال۔ شاہ پور۔ وڈالہ بانگر۔ کلانور۔ رحیم آباد۔ ننگار۔ وحیرٹ۔ بہلول پور۔ ڈیرہ نانک۔ پھیلوال۔

(ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان)

مولوی عبدالقادر صاحب رضا احسان کے متعلق اعلان

نظارت تعلیم و تربیت کو مولوی عبدالقادر صاحب رضا احسان آف ڈیرہ غازیخان سے کچھ کام ہے جہاں بھی ہوں۔ نظارت ہذا کو اپنے پتہ سے اطلاع دیں۔ یا جو دوست انکے پتہ سے آگاہ ہوں۔ وہ مطلع فرمائیں۔

(ناظر تعلیم و تربیت قادیان)

بلادِ عربیہ میں تبلیغِ اسلام

درس القرآن

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ماہ مارچ میں حسب معمول درس القرآن جاری رہا۔ احباب نے دلچسپی کے ساتھ سُنا۔ اور بسا اوقات غیر احمدی بھی شاملِ درس ہوئے۔ درس کے علاوہ مناسب اوقات میں بغرض تربیت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جستہ جستہ سوانح۔ اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبات بطور خلاصہ سُنائے جاتے ہیں۔ مزید برآں تاریخ اسلام سے صحابہ رضوان اللہ علیہم کی ابتدائی زندگی۔ اسلام کے لئے قربانی و ایثار اور اپنے ہادیٔ کامل حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے والہانہ شیفتگی کی ایمان افروز مثالوں سے واقفیت بہم پہونچائی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نیک نتائج مترتب فرمائے۔ آمین

ہفتہ واری اجلاس

انجمن ہائے انصار اللہ حیفا وکبابیر کے ہفتہ واری اجلاس باقاعدہ منعقد ہوتے رہے۔ ہر اجلاس میں چار اور چھ کے درمیان مقررین تقریریں کرتے رہے۔ مضامین بالعموم تبلیغی اور تربیتی امور پر مشتمل تھے۔ برادرم سید منیر الحصنی بھی ہر اجلاس میں تقریر فرماتے رہے اس ماہ میں خاکسار نے قریباً سات لیکچر دیئے جن میں مقررین کی تقریروں پر تبصرہ۔ ان کی اصلاح۔ تبلیغی امور میں اضافہ اور اعتراضات کے جواب مدنظر رہے۔ انصار اللہ اور جماعت کے باقی افراد کثرت کے ساتھ جلسوں میں شریک ہوتے ہیں۔ علاوہ تقاریر کے بعض احباب تحریری مضامین بھی سُناتے ہیں:۔

انفرادی تبلیغ

عرصہ زیر رپورٹ میں شیخ سلیم الربانی۔ السید محمد العودی۔ السید محمود العودی۔ حمدی آفندی نے انفرادی تبلیغ میں خاص طور پر حصہ لیا۔ میں نے ذاتی طور پر قریباً ۲۵ کس تک پیغامِ احمدیت پہونچایا۔ جن میں عیسائی۔ بہائی۔ یہودی۔ اور مسلمان سب شامل ہیں۔ اس عرصہ میں کئی عیسائی۔ اور مسلمان ہمارا مرکز دیکھنے کے لئے بھی آئے۔ ان کو بالمشافہ تبلیغ کی گئی۔ اور عربی و عبرانی تبلیغی ٹریکٹ دیئے گئے:۔

انصار اللہ کی تبلیغی مساعی

عرصہ زیر رپورٹ میں انصار اللہ نے مجموعاً اور مختلف گزرگاہوں میں کھڑے ہو کر مختلف المذاہب لوگوں سے تبلیغی گفتگو کی۔ اور ان تک پیغامِ احمدیت پہونچایا۔ مخالفت بھی ہوئی۔ دست درازی بھی کی گئی۔ لیکن انصار اللہ کے کسی فرد نے شر کا مقابلہ شر سے نہ کیا۔ اور اس بے نظیر صبر و سکون سے متاثر ہو کر بعض مخالفین نے اظہارِ ندامت بھی کیا۔ بعض نے بلا حیل و حجت پیغام سُنا۔ اور کہا۔ کہ آپ لوگ قادیانی ہونگے جو یہ پیغام سناتے پھر رہے ہیں۔ ورنہ عام مسلمانوں کو تو دنیوی دھندوں سے ہی فرصت نہیں۔ یوم التبلیغ نہایت کامیابی سے منایا گیا۔ اس دن احمدی احباب نے گرد و نواح کے قریباً پندرہ بیس دیہات اور شہروں میں گھر گھر پیغامِ حق پہونچایا:۔

تبلیغی لٹریچر

عرصہ زیر رپورٹ میں تقریباً چھ ہزار تبلیغی ٹریکٹ تقسیم کئے گئے۔ جو انگریزی۔ عبرانی اور عربی تینوں زبانوں پر مشتمل تھے۔ علاوہ ازیں بذریعہ ڈاک دو سو کے قریب خطوط اور تبلیغی ٹریکٹ بھجوائے گئے۔ اور اس طرح مصر۔ دمشق حمص۔ لبنان۔ ناصرہ۔ بیت المقدس۔ مشہور اخبارات و رسائل تک پیغامِ احمدیت پونچایا گیا رسالہ "البشریٰ" کا تیسرا نمبر قریباً چھپ چکا ہے۔ ایک دو روز تک شائع ہو سکیگا۔ انشاء اللہ احباب سے خریداری کی درخواست ہے۔ اور خریداروں سے عرض ہے۔ کہ چندہ بھجوا کر ممنون فرمائیں:۔

مدرسہ احمدیہ

برادرم سید منیر الحصنی اور الحاج عبد اللہ العراقی مدرسہ کے فرائض انجام دیتے ہیں۔ تعلیمی حالت بحیثیت مجموعی تسلی بخش ہے بعض طلباء قرآن کریم بھی حفظ کر رہے ہیں۔ علاوہ ازیں قومی گیت اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض عربی قصائد بھی حفظ کرائے جا رہے ہیں۔ خورد سال لڑکیوں کی تعلیمی حالت بھی قابلِ اطمینان ہے:۔

چندہ تحریک جدید

عرصہ زیر رپورٹ میں تین پاؤنڈ چندہ تحریک جدید وصول ہوا۔ جو مرکز میں بھیجا جا رہا ہے۔ یہ بات نہایت ہی خوشکن ہے۔ کہ چندہ تحریک جدید کا ماہوار چندہ پر کوئی اثر نہیں۔ بلکہ احباب باقاعدگی کے ساتھ ماہوار چندہ بھی ادا کرتے ہیں۔ الحمد للہ۔

مولوی جلال الدین صاحب شمس اور مولوی نذیر احمد صاحب مبشر کی آمد

عرصہ زیر رپورٹ میں مولوی جلال الدین صاحب شمس۔ اور مولوی نذیر احمد صاحب مبشر سیالکوٹی بعزم تبلیغ لنڈن اور افریقہ جاتے ہوئے کبابیر پہنچے۔ جماعت ہائے احمدیہ حیفا وکبابیر کے تمام احباب حیفا ریلوے سٹیشن پر بغرض استقبال موجود تھے۔ احباب نے پُرتپاک خیر مقدم کیا۔ اور اسی دن ایک جلسہ بمقام کبابیر منعقد کر کے خوش آمدید کہا۔ اور پندرہ مارچ بروز اتوار وسیع پیمانہ پر جامع "سیدنا محمود" واقع کبابیر میں جلسہ کیا گیا۔ دعوتی کارڈ چھپوا کر احباب کو دعوتِ شمولیت دی گئی۔ جن میں احمدی۔ غیر احمدی اور عیسائی تمام مذاہب کے لوگ شامل ہوئے مدعوین کی تعداد ایک سو سے زائد تھی۔ احمدی احباب نے محبت بھری تقریریں کیں۔ اور اپنے جذباتِ عقیدت کا اظہار کیا۔ بالآخر خاکسار نے جماعت ہائے احمدیہ بلاد عرب کی طرف سے عربی ایڈریس پڑھا۔ یہ پہلا موقعہ تھا۔ کہ ان ممالک میں احمدی مجاہدین کو اس رنگ میں ایڈریس دیا گیا مولوی جلال الدین صاحب شمس نے اپنی اور اپنے رفیقِ سفر کی طرف سے ایڈریس کے جواب میں ایک دلچسپ تقریر فرمائی۔ تمام مدعوین کو کھانا کھلایا گیا۔ اور سب کا فوٹو لیا گیا۔ مولوی صاحبان بارہ دن ہمارے پاس ٹھہرے۔ اور ۲۲ مارچ تمام احمدی احباب حیفا وکبابیر نے ریلوے سٹیشن پر پہنچ کر ان کو الوداع کہا

خاکسار محمد سلیم۔ مولوی فاضل۔ مبلغ بلاد عربیہ۔

لاالٰہ الا اللہ

بہارِ باغِ جہاں لاالٰہ الا اللہ ۔ نشاطِ روحِ رواں لاالٰہ الا اللہ
ترا جہاں ہمہ افکارِ ماسوا اللّٰہی ۔ مگر ہے میرا جہاں لاالٰہ الا اللہ
تری نظر سے براہیمؑ عہد پنہاں ہے ۔ میری نظر میں عیاں لاالٰہ الا اللہ
میرے لئے تو ہے اک تازہ کائناتِ یقیں ۔ تیرے لئے ہے گماں لاالٰہ الا اللہ
عمل ترا ہے فقط "لاالٰہ" کا شاہد ۔ مگر ہے وردِ زباں لاالٰہ الا اللہ
انانیت سے ملوث تیری فسردہ اُمید ۔ میری امید جواں لاالٰہ الا اللہ
تو رہے نت نئے معبود کی تمنا میں ۔ مگر جنوں کا نشاں لاالٰہ الا اللہ
ہو فکر کیا انہیں طوفانِ زندگانی کا ۔ ہے جن کی کشتیٔ جاں لاالٰہ الا اللہ
امامِ عصر کی بیعت نے مجھ کو بخشی ہے ۔ متاعِ زندہ دِلاں لاالٰہ الا اللہ
بقدرِ ظرف ہے سیرابیٔ قدح خواراں ۔ ہے سلسبیل رواں لاالٰہ الا اللہ
محمدِ عربی ہوں۔ کہ احمدِ ہندی ۔ ہے سب کی تاب و تواں لاالٰہ الا اللہ
نئے صنم ہیں زمانے کے اور یا محمود ۔ نئی ہے ضربِ سناں لاالٰہ الا اللہ

کبھی ہے نغمۂ جاں بخش موجۂ تسنیم
کبھی ہے تیغ و سناں لاالٰہ الا اللہ

تبلیغ اندرون ہند

ہندوستان کے مختلف مقامات میں تبلیغ احمدیت

علاقہ کٹک میں کامیاب مناظرہ

۳ر اپریل موضع پدنیدا میں جو کٹک سے چالیس میل کے فاصلہ پر ہے۔ غیر احمدیوں سے مناظرہ ہوا۔ مناظرہ کی تاریخ ۲۹ مارچ مقرر ہوئی۔ لیکن بعد میں بعض غیر احمدیوں کے اصرار پر تاریخ مناظرہ ۳ر اپریل کر دی گئی۔ جس ملّا نے ہمارے احمدی دوست کو مناظرہ کا چیلنج دیا تھا۔ وہ خود نہ آیا بلکہ پانچ اور مولوی مناظرہ کے لئے آئے۔ ہماری طرف سے مناظر مولوی ظہور حسین صاحب تھے۔ تقریباً پانچ سو غیر احمدی مناظرہ کے لئے آئے ہوئے تھے۔ احمدی اصحاب بھی چالیس کی تعداد میں کٹک سونگھڑا اور کیرنگ سے تشریف لائے۔ شرائط طے کرتے ہوئے غیر احمدی مولویوں نے کہا۔ کہ مسائل وفات مسیح اور اجرائے نبوت پر بحث کرنے کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ امت محمدیہ میں سے کسی نے ان کو تسلیم نہیں کیا۔ لیکن مولوی ظہور حسین صاحب نے قرآن کریم۔ احادیث صحیحہ اور اقوال ائمہ کے رو سے ان دونوں مسائل پر روشنی ڈالتے ہوئے ثابت کیا۔ کہ ان ہر دو مسائل میں قرآن کریم۔ احادیث اور ائمہ سلف ہمارے مؤید ہیں۔

آخر تقریروں کے لئے نصف نصف گھنٹہ مقرر ہوا۔ غیر احمدی مولوی باری باری کھڑے ہوئے ہماری طرف سے ان کے تمام اعتراضات کے مکمل جواب دیئے جاتے اور ساتھ ساتھ وفات مسیح ناصری اور اجرائے نبوت کے متعلق بھی دلائل دیئے جاتے۔ لیکن غیر احمدی مولویوں میں سے کسی نے بھی ان دلائل کا جواب دینے کی جرأت نہ کی۔ جس کا خدا تعالےٰ کے فضل سے پبلک پر نہائت اچھا اثر ہوا۔ چنانچہ متعدد غیر احمدی اصحاب نے واضح الفاظ میں اس امر کا اعتراف کیا۔ کہ احمدیوں کے پیشکردہ دلائل کا جواب ہمارے مولوی نہیں دے سکے۔ دوسرے دن غیر احمدی مولویوں نے مناظرہ سے انکار کر دیا۔ تاہم چند غیر احمدی معززین دوسرے دن ہمارے پاس آئے۔ اور کہا۔ کہ غیر احمدی مولویوں سے تحریری مناظرہ کر لیں۔ ہم انہیں اس کے لئے آمادہ کرینگے اس کے متعلق جو شرائط ان کی طرف سے پیش کی گئیں تھیں۔ ہم نے قبول کر لیں۔ جب وہ غیر احمدی مولویوں کے پاس گئے۔ اور کوشش کی۔ کہ وہ تحریری مناظرہ کے لئے تیار ہو جائیں تو وہ تیار نہ ہوئے۔ ہم تمام دن ان کا انتظار کرتے رہے۔ رات کو وہ یہ جواب لائے۔ کہ وہ مولوی تحریری مناظرہ کے لئے تیار نہیں۔

۵ر اپریل کو جب ہمارے اکثر دوست چلے گئے۔ اور غیر احمدی مولویوں میں سے ایک مولوی جو ان میں سے سب سے زیادہ عالم سمجھا جاتا ہے۔ رہ گیا۔ تو پھر غیر احمدیوں نے کوشش کی۔ کہ پرائیویٹ طور پر آپس میں تبادلۂ خیالات کر لیا جائے۔ ہم نے ان کی یہ بات بھی قبول کر لی۔ چنانچہ ۶ر اپریل کو وہ مولوی وفات مسیح ناصری اجرائے نبوت اور صداقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ہر مسئلہ کے متعلق دو دو گھنٹہ تبادلۂ خیالات کرنے کے لئے آئے۔ وفات مسیح ناصری پر گفتگو کرتے ہوئے جب آخر ہماری طرف سے جواب دینے کی نوبت آئی۔ تو وہ اٹھ کھڑے ہوئے اور یہ کہہ کر چلے گئے۔ کہ بس زیادہ مجھ کو بحث کرنے کی ضرورت نہیں۔ چنانچہ بعض غیر احمدی احباب کو پوری طرح معلوم ہو گیا۔ کہ ان کے مولوی احمدیوں کے دلائل کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ ان میں احمدیت کے متعلق دلچسپی پیدا ہو گئی ہے۔ (سکرٹری)

عینو والی (ضلع سیالکوٹ)

جماعت احمدیہ عینو والی ضلع سیالکوٹ کے زیر اہتمام ۲ و ۳ اپریل کو جلسہ منعقد کیا گیا۔ ۲۔ اپریل صبح مولوی محمد نذیر صاحب نے صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر تقریر کی۔ اس کے بعد مولوی دل محمد صاحب نے بھی صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو نہائت مؤثر انداز میں بیان کیا۔ ظہر کے بعد پھر جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی۔ اور مولوی محمد نذیر صاحب نے عقائد احمدیت پر تقریر کی۔ ہمارے جلسہ کے انعقاد سے چونکہ مخالفین کے سینوں پر سانپ لوٹ گئے تھے۔ اس لئے انہوں نے بھی جماعت احمدیہ کے خلاف بدزبانی کرنے کے لئے مولوی محمد شفیع اور غلام محمد شوخ کو بلایا ہوا تھا جب انہیں تبادلۂ خیالات کے لئے کہا گیا۔ تو انہوں نے اس بہانہ کی آڑ لے کر اور اس پر اصرار کر کے کہ ثالث مقرر کیا جائے۔ راہ گریز اختیار کی۔ محمد شفیع اور غلام محمد شوخ نے دو روز نہائت گندی اور اشتعال انگیز تقریریں کیں۔ شرفاء نے انہیں نہائت حقارت کی نظر سے دیکھا۔ لیکن جہلاء ان تقریروں سے متاثر ہو کر گلی کوچوں میں گندی اور دلآزار نظمیں پڑھتے پھرتے ہیں۔ اور اس طرح احمدیوں کے جذبات کو سخت مجروح کیا جا رہا ہے۔ خاکسار رحمت اللہ

بنگال

۱۲ر اپریل۔ جماعت احمدیہ رنگپور کی دعوت پر برہمن بڑیہ اور تاردا سے خاکسار مولوی حبیب الرحمٰن صاحب اور ماسٹر عزیز احمد صاحب جیسوری سائیکلوں پر ۱۹۸ میل کا سفر طے کرتے ہوئے رنگپور پہونچے۔ راستہ میں ڈیڑھ ہزار تبلیغی اشتہار اور پمفلٹ تقسیم کئے گئے۔ دو دریاؤں پر سٹیمروں میں تین تین سو کے مجمع میں تبلیغ کی گئی۔ غرضکہ چالیس شہر اور دیہات کو پیغام حق پہنچا گیا۔

خاکسار قریشی محمد منیر قمر آل انڈیا ٹورسٹ

اڈگور (ضلع محبوب نگر)

اڈگور میں جو حیدر آباد دکن کے ایک مشہور ضلع محبوب نگر کا تاریخی مقام ہے۔ مگر اب صرف پانچ ہزار کی آبادی پر مشتمل ایک قصبہ ہے۔ بفضلہ تعالےٰ ۳۵ سال سے جماعت احمدیہ قائم ہے۔ محترم جناب مولوی سید بشارت احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ حیدر آباد دکن۔ جناب مولوی میر اسحاق علی صاحب وکیل ہائی کورٹ۔ امیر جماعت احمدیہ ضلع محبوب نگر بذریعہ موٹر اڈگور تشریف لائے۔ اور دو روزہ قیام میں جماعت کو ضروری پند و مواعظ سے مستفیض فرمایا۔ جس سے جماعت میں ایک نئی روح پیدا ہو گئی ہے۔ قصبہ کے ہندو و مسلم معززین بھی ملاقات کے لئے آتے رہے۔ جماعت احمدیہ اڈگور معزز مہمانوں کی اس کرم فرمائی کے لئے بے حد ممنون ہے۔

خاکسار سکرٹری انجمن احمدیہ اڈگور

بھوماں وڈالہ (ضلع امرتسر)

بھوماں وڈالہ میں غیر احمدیوں سے مسئلہ ختم نبوت پر مناظرہ ہوا۔ جماعت احمدیہ کی طرف سے مولوی دل محمد صاحب مناظر تھے غیر احمدی مولوی اپنے وقت میں صرف دو دلائل احادیث سے پیش کر کے وقت ختم کئے بغیر بیٹھ گیا۔ اور اپنی تائید میں قرآن کریم سے ایک دلیل بھی پیش نہ کر سکا۔ مولوی دل محمد صاحب نے اپنی تقریر میں قرآن مجید سے اجرائے نبوت کی تائید میں بیس دلائل پیش کئے۔ اس کے علاوہ متعدد احادیث اور اقوال سلف صالحین سے بھی دلائل پیش کئے۔ غیر احمدی مولوی سے جب کوئی جواب نہ بن آیا۔ تو اس نے اور غیر احمدیوں کے صدر نے شور مچانا شروع کر دیا۔ سکھ معززین نے جو مناظرہ میں حاضر تھے۔ غیر احمدی مناظر کو شور مچانے سے روکا۔ مگر وہ باز نہ آیا۔ اور اپنی خفت کو مٹانے کے لئے گندہ دہانی پر اتر آیا۔ اور قرآن کریم۔ احادیث اور کتب سلف صالحین کو نعوذ باللہ کفر کی کتابیں کہہ کر ان کی صریح توہین کی۔

خاکسار سکرٹری تبلیغ بھوماں وڈالہ

حیدر آباد سندھ

آریہ سماج حیدر آباد سندھ کی سالانہ کانفرنس میں مولوی محمد صالح صاحب مبلغ سندھ نے منتظمین کانفرنس کی دعوت پر انسان کی کیفیت مابعد الموت" پر اسلامی نقطۂ نگاہ کی وضاحت کرتے ہوئے ایک مبسوط تقریر کی۔ جس سے سامعین پر نہائت اچھا اثر ہوا۔ خاکسار سکرٹری تبلیغ

گائی بندا (بنگال)

۱۶ر اپریل۔ شمالی بنگال کی احمدیہ کانفرنس سے فارغ ہو کر امیر جماعت احمدیہ بنگال اور مبلغین شہر گائی بندا پہونچے۔ وہاں ایک تبلیغی جلسہ کا انتظام کیا گیا۔ سامعین کی تعداد جن میں ہندو و مسلم اصحاب شریک تھے۔ تین چار سو تھی۔ امیر جماعت احمدیہ بنگال۔ چوہدری مظفر الدین صاحب بی۔ اے اور مولوی ظل الرحمٰن صاحب نے صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر مختلف پہلوؤں سے تقریریں کیں قریشی محمد حنیف صاحب آل انڈیا سائیکل ٹورسٹ

جنگ حبشہ و اطالیہ کے چشم دید حالات

نجاشی کو مسلمانوں نے بچایا تھا مگر مسیحیوں نے تباہ کر دیا

(الفضل کے خاص نامہ نگار کے قلم سے)

نجاشی میدانِ جنگ میں

عدیس آبابا ۱۰ اپریل ۳۶ء الحمد للہ ثم الحمد للہ کہ محض خدا تعالیٰ کے فضل سے میں شمالی محاذِ جنگ "مکالے و بیان" سے بخیریت واپس عدیس آبابا پہنچ گیا ہوں۔ لیکن جن مشکلات کا سامنا مجھیں کرنا پڑا۔ اور جن گوناگوں حالات میں سے ہم گزر کر آئے ہیں۔ وہ اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے۔ وہ ایک لمبی دلچسپ مگر خوفناک داستان ہے جو انشاء اللہ بعد میں لکھکر بھیجونگا۔ جو قارئین الفضل کے لئے نہایت دلچسپ ہوگی۔ اس وقت مختصر طور پر چند چشمدید واقعات بیان کرتا ہوں۔

ان دنوں ہز مجسٹی بنفس نفیس جنگ میں شریک ہیں۔ امپیریل گارڈ نہایت تندہی سے اطالین افواج کو پیچھے ہٹا رہا ہے۔ اور کثرت سے دونوں طرف سے انسانی خون بہہ رہا ہے۔ کیونکہ بوجہ بارش کے پہاڑوں پر سے قتیل خون بھی پانی میں ملکر نالیوں کا نظارہ دکھاتا ہے ؎ نالیاں خوں کی چلینگی جیسے آب رود بار

عدیس آبابا پر بمباری

یوم تاتی السماء بدخان کا منظر عدیس آبابا میں کل صبح دیکھا گیا۔ ہوائی جہاز مغربی جانب سے آئے اور بذریعہ مشین گن فائر کرتے گئے۔ بہت قریب زمین سے ... گز کے فاصلے پر سے ہمارے سامنے ایروڈروم کر دو ہوائی جلا دیئے۔ لوگ سخت خائف ہو کر دوڑ رہے ہیں۔ شام تک بذریعہ موٹر لاریوں کے جنگلوں اور پہاڑوں میں چھپ رہے ہیں۔ بعض شہر میں رہینگے۔ کہتے ہیں کہ مرنا اچھا ہے۔ باہر چور ڈاکو بکثرت موجود ہیں۔ بوجہ جنگ بہتوں کے پاس کھانا کپڑا نہیں ہے۔ گویا ٹھیک ٹھیک ویقول الانسان این المفر کا وقت ہے۔ مجھے بھی موقعہ ملا۔ بہتوں سے کہتا ہوں ففروا الی اللہ انی لکم منہ نذیر مبین۔ ولات حین مناص بھاگنا فضول ہے جائے پناہ خدا ہے

یسوع مسیح نے دعا نہیں سنی

راس کھاسا اور راس سیوم اپس خرم تک آگئے ہیں۔ ہم انکے ساتھ آئے ہیں۔ انکی فوج کے پچاس ساٹھ ہزار لوگ یوسس کرسٹوس (یسوع مسیح) کو مدد کے واسطے پکارتے رہے۔ اور بلا ناغہ صبح و شام۔ لیکن اب جبکہ دشمن کو کامیاب ہوتے دیکھا۔ اور اس کی طرف سے کوئی جواب نہ آیا۔ تو تمام کی تمام فوج نے دعا کرنی چھوڑ دی۔ میں نے موقعہ دیکھکر افسروں سے کہا یسوس کرسٹوس مقابر اوست ایاں کتم "ہندی آگاروا گیاں" یعنی ہمارے ملک ہند میں یسوع کی قبر مل گئی ہے بھلا قبر سے آپکو کیا جواب آئیگا؟ خدائے رب العلمین سے دعا کرو۔ تا رحم کیا جائے۔

ہر ایک بیرونی لیگیشن مثلاً جرمن۔ فرنچ اور امریکن نے اپنی اپنی رعایا مقیم عدیس آبابا کو اپنی حفاظت میں لے لیا ہے۔ صرف انگلش لیگیشن نے اپنی رعایا کی حفاظت کرنیسے انکار کر دیا ہے۔ حالانکہ یہ اس کا فرض ہے۔ کہ انڈین رعایا کو بوجہ برٹش سبجکٹ ہونیکے اپنی وسیع لیگیشن جو گورنمنٹ آف ابی سینیا کی طرف سے اسے ملی ہوئی ہے۔ لیلے۔ کیونکہ وہ ہے ہی اسی غرض کیلئے۔ دوسری وجہ یہ کہ گورنمنٹ آف انڈیا کا اعلان ستمبر ۳۵ء میں ہوا تھا کہ ۱۵۰ سکھ سپاہی انڈین رجمنٹ کے عدیس آبابا اسی غرض کیلئے بھیجے جا رہے ہیں۔ کہ تا وہاں ہندوستانیوں کی حفاظت کیجائے۔

خدا نے بچایا

میں خود اطالین افواج کے نرغے میں آگیا تھا۔ جبکہ راس کھاسا کی فوج بھی قریباً مقید کرائی گئی۔ اور محصور ہو گئی۔ تب صرف میرے خدا نے میری مدد کی۔ اور بذریعہ مبشر خواب مجھے بتایا کہ میں محفوظ عدیس آبابا جا رہا ہوں۔ ۵ ماہ میں گویا ہندوستان اور دوسرے عزیزوں کے لئے مر رہا۔

ہسپتالوں پر بمباری

انگلش ریڈکراس والے انگلستان سے ادویہ لیکر یہاں اس وقت آئے۔ جبکہ سڑک بن گئی تھی مگر ہم اس وقت میدانِ کارزار میں نکلے جبکہ سڑک ادھوری تھی۔ اور ایک ماہ خچر پر سفر کر کے عین سرحد پر زخمیوں کی مدد کے لئے پہنچے۔ تیس ہزار پونڈ انگلش ریڈکراس جمع کر کے لائی۔ اور دو ماہ کام کر کے بمباری سے گھبرا کر واپس عدیس آبابا آگئی۔ نہایت اچھا کام کیا۔ بمباری سے خیمہ جات تباہ کر دیئے گئے۔ زخمی بیمار مر گئے۔ ڈچ ریڈکراس پر بھی بمباری ہوئی۔ اور آدمی زخمی ہوئے۔ اور سامان خراب ہو گیا۔ غرضیکہ جتنے ریڈکراس ہسپتال یہاں لائے گئے ان سب کو اٹلی نے بری طرح خوفزدہ کیا۔ سنا گیا ہے وہ کہتے ہیں۔ کہ ریڈکراس کی لاریوں میں سامانِ حرب منگوایا جاتا ہے۔ لیکن یہ غلط ہے۔ سراسر بہتان ہے میں گواہ ہوں۔ دو پولینڈ کے ڈاکٹر تھے۔ انتاکو موضع میں جو مکالے کے قریب ہے۔ جسے اطالین نے فروری میں فتح کیا۔ اور جہاں راس ملوگیتا وار منسٹر مارا گیا وہ انکے ساتھ کام کرتے تھے۔ اطالین نے اسیر کر لئے اور یورپ بھیج دیئے۔

ڈاکٹروں کی ہلاکت

ہم کس طرح سے اطالین کے ہاتھوں سے بچکر آئے یہ دعا کی قبولیت کا نشان ہے۔ جسے آئندہ بیان کیا جائیگا۔ انشاء اللہ۔

میجر برگورٹن انگریز جو ہماری ریڈکراس ایمبولینس کے لئے سامانِ اپریشن وادویہ اور خوراک کثیر فرشیر کو لا رہا تھا۔ راستے میں بم سے مارا گیا۔ اور سامان کچھ جل گیا۔ اور کچھ ڈاکوؤں کے ہاتھ لگ گیا۔ اور بعض لاریاں چوروں نے خراب کر دیں۔ اور سامان لیکر دوڑ گئے

ایک امریکن ڈاکٹر ہاک مین شروع جنگ میں ہی موضع جگجگا مشرقی ابی سینیا کی طرف خدمت کرنے لگا۔ وہاں ایک سالم بم جو پھٹا نہیں تھا۔ اٹھا کر دیکھ رہا تھا۔ کہ یکایک پھٹا۔ اور ڈاکٹر مرحوم دنیا سے رخصت ہو گیا ایک اور ڈاکٹر جو کہتا تھا۔ کہ بیشک اٹلی کو بم پھینکنے دو میں تو ریڈکراس کی خاطر ہسپتال کے اندر ہی خیموں میں مرونگا۔ آخر کار ہوائی جہاز کے بم کا شکار ہو گیا۔ اس کی لاش بڑی دھوم دھام سے یورپ لے گئے۔ ایک اور ڈاکٹر جس کا نام محمود تھا۔ لائق نوجوان مصری ڈاکٹر تھا۔ وہ بھی بم سے مارا گیا۔ میرا واقف تھا۔ اسکی لاش مصر بڑے اعزاز کے ساتھ ابی سینین گورنمنٹ نے بھیجدی۔ یہ حشر ہوا صلیب احمر کا :-

ہندوؤں میں احرار کی ہردلعزیزی کا باعث کیا ہے؟

مسلمانوں میں افتراق انگیزی کا محبوب شغل

آئندہ انتخابات میں احرار کی طرف سے علیحدہ پارٹی بنانے کے اعلان پر ہندو حلقوں میں مسرت کا جو اظہار کیا جا رہا ہے۔ اس پر اکثر لوگ حیران ہیں۔ وہ کہتے ہیں۔ کہ ہندوؤں کے بیان کردہ سیاسی افکار اور احرار کے مسلک میں قطعاً کوئی مناسبت و مقاربت نہیں۔ پھر ہندو کس لئے احرار کی علیحدگی پر خوش ہو رہے ہیں۔ ہندو صحیح یا غلط۔ مخلصانہ یا غیر مخلصانہ مخلوط انتخاب کے دعوے کرتے رہے ہیں۔ اور فرقہ وار فیصلہ پر انہیں ایک بڑا اعتراض یہ ہے۔ کہ یہ فیصلہ جداگانہ انتخاب پر مبنی ہے۔ لیکن احرار دو تین برس سے جداگانہ انتخاب کا اعلان کئے بیٹھے ہیں۔ اور یہ اعلان اس وقت تک واپس نہیں لیا گیا۔ ہندو فرقہ وار فیصلے کے مخالف ہیں۔ احرار کو یہ فیصلہ پسند ہو یا نہ ہو۔ لیکن ظاہر ہے۔ کہ وہ بہ حالات موجودہ اسے مسترد کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ اور جب تک کوئی نیا سمجھوتہ نہ ہو جائے۔ وہ اس فیصلے کے استرداد کی حمایت نہیں کر سکتے۔ گویا اس معاملے میں بھی ہندوؤں اور احرار کے مابین اتنی ہی بڑی خلیج اختلاف حائل ہے۔ جتنی بڑی خلیج ہندوؤں اور دوسرے مسلمانوں کے مابین حائل ہے۔ ہندوؤں کو میاں سر فضل حسین پر سب سے بڑا اعتراض یہ ہے۔ کہ انہوں نے اپنی وزارت کے زمانے میں فرقہ وار طرزِ عمل اختیار کئے رکھا۔ جو لوگ حقائق سے آگاہ ہیں۔ وہ جانتے ہیں۔ کہ یہ اعتراض از سرتا پا غلط ہے۔ بے بنیاد ہے۔ معاندانہ ہے۔ بلاشبہ میاں صاحب نے مسلمانوں کو ان کا جائز حق دلانے کی سعی کی۔ اور بحیثیت مسلمان کے نہیں۔ بلکہ بحیثیت ایک انصاف پسند رکن حکومت کے ان کا فرض تھا۔ کہ وہ سب طبقات کے حقوق کا پورا پورا خیال رکھتے۔ اور ڈاکٹر گوکل چند نارنگ یا لالہ منوہر لال یا سردار جوگندر سنگھ کی طرح اپنے تمام اختیارات کو صرف اپنی اپنی قوموں اور فرقوں کے لئے وقف نہ کر دیتے۔ ایک شخص میں بھی یہ ہمت اور جرأت نہیں ہے۔ کہ میاں سر فضل حسین کے کسی ایک فعل کے خلاف بھی فرقہ داری کا الزام ثابت کر سکے یا کہہ سکے۔ کہ انہوں نے ہندوؤں یا سکھوں کا کوئی حق چھین کر مسلمانوں کے حوالے کر دیا۔ اور احرار میں سے ایک فرد بھی ہندوؤں کے ان الزامات باطلہ کی تائید کیلئے آگے نہیں آسکتا۔ اگر ہندوؤں میں ہمت و جرأت ہے۔ تو وہ احرار سے تصریحاً اس بارے میں سوال کر کے دیکھ لیں گویا اس باب میں بھی احرار اور ہندو ایک سطح پر نہیں ہیں۔

ہندوؤں کو شکایت ہے۔ کہ میاں سر فضل حسین کا تیار کردہ پروگرام سرمایہ دار ہندوؤں کے لئے مہلک ہے۔ لیکن احرار سے یہ اعلان نہیں کرایا جا سکتا۔ کہ وہ زمینداروں کی مقروضیت کو باقی رکھنا چاہتے ہیں۔ یا مالیہ میں تخفیف کے مؤید نہیں ہیں یا ساہوکاروں کے ناواجب استحصالات کو بحال رکھنے کے خواہاں ہیں۔ یا سود خوار مہاجنوں کو اس بات کی اجازت دے دیں گے کہ وہ حسب دلخواہ سود وصول کریں۔ اور ان پر کسی طرح کی کوئی پابندی عائد نہ ہو۔ یا منڈیوں کا سارا انتظام مخصوص تاجروں کے ہاتھ میں رہے وہ جس طرح چاہیں۔ زمینداروں کی محنت کی کمائی سے فائدہ اٹھائیں۔ یا دیہات کی اصلاح و درستی پر زیادہ سے زیادہ توجہ نہ کی جائے یا پسماندہ طبقات کی حمایت میں کوئی قدم نہ اٹھایا جائے یا عوام کی حیثیت اونچی نہ کی جائے۔ اس بنئے میں بھی ہندوؤں اور احرار کے مابین کوئی یکسانی نظر و فکر موجود نہیں۔

ان حالات میں طبعاً حیرت ہونی چاہیئے۔ کہ ہندو احرار کے علیحدہ پارٹی بنا لینے پر اتنے خوش کیوں ہیں؟ احرار کہتے ہیں کہ میاں سر فضل حسین کی پارٹی نے اب تک کچھ نہیں کیا۔ ہندو کہتے ہیں کہ میاں سر فضل حسین کی پارٹی ہندوؤں کو تباہ کرنے کے انتظامات مکمل کر چکی ہے۔ اور ہندوؤں کی اصطلاح میں ہندو قوم باقاعدہ یا بے قاعدہ ہندو ساہوکاروں اور مہاجنوں یا شہری ہندوؤں تک ہی محدود ہے احرار کہتے ہیں۔ کہ میاں سر فضل حسین کی پارٹی نے مسلمانوں کے لئے یا پسماندہ طبقوں کے لئے یا دیہات کے لئے کچھ نہیں کیا۔ اس کے برعکس ہندو میاں صاحب کی پارٹی کے خلاف جو شکایات پیش کر رہے ہیں۔ ان سب کا مفاد یہی ہے کہ میاں صاحب کی پارٹی شہری ہندوؤں کو نقصان پہنچا کر مسلمانوں۔ پسماندوں اور اہل دیہات کو زیادہ سے زیادہ فائدہ پہنچا چکی ہے۔ احرار کہتے ہیں کہ اتحاد پارٹی کے دعاوی امداد غربا محض دام فریب ہیں ہندو کہتے ہیں کہ اتحاد پارٹی کے لیڈر میاں سر فضل حسین نے اپنی پارٹی کو فرقہ، قوم عقیدہ اور طبقہ کی قید سے آزاد رکھنے کا بندوبست کیا ہے۔ اس کا مدعا محض یہ ہے کہ وہ طاقت حاصل کرتے ہی شہری ہندوؤں سے سب کچھ چھین کر اہل دیہات کے حوالے کر دیں۔ گویا ہندو اتحاد پارٹی یا میاں سر فضل حسین کے خلاف جو اعتراض پیش کر رہے ہیں۔ احرار کے نزدیک نہ محض وہ اعتراض ہی نہیں ہیں بلکہ ان کی رائے یہ ہے۔ کہ یہ تمام معترض فیہ امور میاں صاحب اور ان کی پارٹی میں جس درجہ پر موجود ہونے چاہئیں تھے۔ اس درجہ پر موجود نہیں ہوئے اگر وہ درجہ حاصل ہو جاتا تو احرار بالکل مطمئن ہوتے۔ یعنی جن امور کو ہندو میاں صاحب اور ان کی پارٹی کی فرقہ پرستی کے شواہد قرار دے رہے ہیں۔ وہ امور احرار کے نقطۂ نگاہ کے مطابق کارکردگی کا صحیح نمونہ تھے بہ الفاظ دیگر ہندوؤں کی اصطلاح کے مطابق اتحاد پارٹی اور بھی زیادہ "فرقہ پرستی" کا مظاہرہ کرتی تو احرار خوش ہوتے۔ نقطۂ نگاہ کے اس اصولی تفاوت کے باوجود ہندوؤں کا احرار کی تائید یا تحسین پر آمادہ ہونا حقیقۃً ناقابل فہم ہے۔ حقیقۃً تعجب انگیز ہے لیکن غائر نظر سے اگر دیکھا جائے تو صاف نظر آ جائے گا۔ کہ ہندوؤں کی خوشی صرف اسی بات پر موقوف ہے۔ کہ جلد مسلمانوں میں تفرقہ اور کشمکش کا بندوبست تو ہو جائے۔ اس سے ہندوؤں کو فائدہ پہنچے یا نہ پہنچے لیکن مسلمانوں میں تفرقہ پیدا ہونا ہندوؤں کے لئے حقیقتاً پیام عید ہے۔ افسوس کہ ہمارے احرار بھائیوں نے اس کا احساس نہ کیا۔ ان کے لئے صحیح طریقہ یہی تھا کہ وہ مسلمانوں کی بڑی پارٹی کے ساتھ مل کر کام کرتے۔ اور ہندوؤں کی خواہشات افتراق کے لئے تسکین کا سامان بہم نہ پہنچاتے۔ ہندو پہلے میاں سر فضل حسین اور سر سکندر حیات کے درمیان تفرقہ ڈالنے کے لئے کوشاں تھے۔ اور اسی لئے سر سکندر کو لیڈر بنانے کی بھی سعی کی جا رہی تھی۔ یہ کوشش سر فضل حسین اور سر سکندر کے تدبر کی بدولت ناکام ہو گئی۔ تو اب احرار کی تعریفوں کے درپے ہو رہے ہیں۔ حالانکہ احرار میں اور ان میں کوئی وجہ اتفاق موجود نہیں بلکہ سر فضل حسین اور سر سکندر حیات خاں کے مقابلے میں زیادہ اختلاف کا امکان ہے۔ احرار اور مسلمانوں کی بعض دوسری چھوٹی چھوٹی پارٹیاں نہایت نازک مواقع پر مسلمانوں کے مقاصد کے خلاف کارفرما رہی ہیں۔ مثلاً تمام اسلامی جماعتوں کے اختلاف کے باوجود نہرو رپورٹ کی حمایت یا مخالفت کی گفتگوؤں میں تمام ہندوؤں کے نقطۂ نگاہ کی تائید اور مسلمانوں کے نقطۂ نگاہ کی مخالفت ہوتی رہی یا نام نہاد نیشنلسٹ مسلم اخباروں میں مسلمان لیڈروں کی بے جا مذمت اور ہندو لیڈروں کی بے جا تعریف ہوتی رہی ان تمام مخالفانہ سرگرمیوں کے باوجود مسلمان اپنے مقاصد سے قریب تر ہو گئے۔ اب وقت تھا کہ احرار اتحاد و یک آہنگی سے کام لے کر صوبے میں صحیح تعمیری خدمت کی طرف متوجہ ہوتے۔ لیکن افسوس کہ انہوں نے اس آخری موقع پر بھی بہترین مصلحتوں کو نظر انداز کر کے تفرقہ انگیزی پسند فرمائی ہے۔ اغیار کے لئے مسرت کا سامان بہم پہنچایا ہے اور مسلمانوں کی قوتوں کے ضیاع کا بندوبست کیا ہے۔ عجیب بات یہ ہے کہ اتحاد پارٹی کے پروگرام کو مدنظر رکھتے ہوئے اختلاف کی قطعاً ضرورت بھی نہ تھی۔ (انقلاب ۲۶ اپریل)

محافظ جنین

حبّ اٹھرا رجسٹرڈ

اسقاط حمل کا مجرّب علاج ہے

جن کے گھر حمل گرجاتے ہیں۔ مردہ بچے پیدا ہوتے ہیں۔ پیدا ہو کر فوت ہو جاتے ہیں۔ اکثر ان بیماریوں کا شکار ہوتے ہیں۔ سبز پیلے دست۔ قے۔ پیچش۔ درد پسلی یا نمونیا۔ ام الصبیان پرچھاواں یا سوکھا۔ بدن پر پھوڑے پھنسی۔ چھالے۔ خون کے دھبے پڑنا دیکھتے ہیں بچہ موٹا تازہ اور خوبصورت معلوم ہونا۔ بیماری کے معمولی صدمے سے جان دیدینا۔ بعض کے ہاں اکثر لڑکیاں پیدا ہونا۔ اور لڑکیوں کا زندہ رہنا۔ لڑکے فوت ہو جانا۔ اس مرض کو طبیب اٹھرا اور اسقاط حمل کہتے ہیں۔ اس موذی بیماری نے کروڑوں خاندان بے چراغ وتباہ کر دیئے ہیں۔ جو ہمیشہ ننھے بچوں کے منہ دیکھنے کو ترستے رہے۔ اور اپنی قیمتی جائیدادیں غیروں کے سپرد کر کے ہمیشہ کے لئے بے اولادی کا داغ لے گئے۔ حکیم نظام جان اینڈ سنز شاگرد قبلہ مولوی نورالدین صاحب شاہی طبیب سرکار جموں وکشمیر نے آپ کے ارشاد سے سنہ ۱۹۱۰ء میں دواخانہ ہذا قائم کیا۔ اور اٹھرا کا مجرب علاج حب اٹھرا رجسٹرڈ کا اشتہار دیا۔ تاکہ خلق خدا فائدہ حاصل کرے۔ اس کے استعمال سے بچہ ذہین۔ خوبصورت۔ تندرست مضبوط اور اٹھرا کے اثر سے محفوظ پیدا ہوتا ہے اٹھرا کے مریضوں کو حب اٹھرا کے استعمال میں دیر کرنا گناہ ہے۔ قیمت فی تولہ عہ مکمل خوراک گیارہ تولہ ہے۔ یکدم منگوانے پر لعلہ روپیہ علاوہ محصولڈاک ۔

المشتہر

حکیم نظام جان اینڈ سنز دواخانہ معین الصحت قادیان

اکسیر تسہیل ولادت

بچہ کی پیدائش کو آسان کر دینے والی دنیا بھر میں ایک ہی مجرب المجرب دوا ہے۔ اس کے بروقت استعمال سے وہ نازک اور دل ہلا دینے والی مشکل گھڑیاں بفضل خدا آسان ہو جاتی ہیں۔ بچہ نہایت آسانی سے پیدا ہوتا ہے۔ اور بعد ولادت کے درد بھی زچہ کو نہیں ہوتے۔ قیمت مع محصولڈاک عہ مرف۔

مینیجر شفاخانہ دلپذیر۔ قادیان

جاننے والے جانتے ہیں

کہ ہومیوپیتھک علاج نہایت زود اثر۔ کم خرچ۔ دلچسپ علاج ہے۔ اس کی دن بدن ترقی ہے۔ مقبول عام ہو رہا ہے۔ بعض پیچیدہ امراض میں دوسرے علاج ناکام رہتے ہیں۔ ہومیوپیتھک علاج کامیاب ہوتا ہے۔ ہومیوپیتھک علاج کو ترجیح دیجئے۔ اس کے بے شمار فوائد ہیں۔

ایم۔ ایچ۔ احمدی چتوڑ گڑھ۔ میواڑ

سُرمہ نور رجسٹرڈ

قادیان کا قدیمی مشہور عالم اور بے نظیر تحفہ۔ سرموں کا سرتاج۔ نہایت ہی قابل قدر اور مقوی بصر ادویات کا مجموعہ۔ ضعف بصر۔ دھند۔ غبار۔ جالا پھولا۔ ککرے۔ خارش وناخونہ۔ پانی بہنا۔ اندھراتا۔ سرخی وغیرہ کو دور کرکے نظر کو بڑھاپے تک قائم رکھنے میں بے نظیر ہے۔ نمونہ ۱ہر کے ٹکٹ بھیجکر طلب کریں۔ قیمت فی تولہ عگر ۶ ماشہ عہ ر

شفاخانہ رفیق حیات۔ قادیان۔ پنجاب

اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی

بعدالت جناب چوہدری محمد عظیم صاحب نائب تحصیلدار باختیار اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوم شیخوپورہ

سردار ہرنس سنگھ ولد سردار البشر سنگھ سردار بھاگ سنگھ ولد دیا سنگھ سردار گنگا سنگھ ولد کیہر سنگھ اقوام جٹ ساکنان متوبھاگی تحصیل گوجرانوالہ بنام ہرنام سنگھ ولد ایشر سنگھ وہرچرن سنگھ وغیرہ اقوام جٹ ساکنان ایضاً

درخواست تقسیم اراضی العمامہ ۱۰۹ کنال ۱۴ مرلہ مندرجہ کھیوٹ ۱۹۳۱-۳۲ء واقعہ موضع متوبھاگی

مقدمہ مندرجہ بالا عنوان میں سنت سنگھ وسوداگر سنگھ پسران نیتر سنگھ بچھن سنگھ وہرنام سنگھ پسران بہادر سنگھ۔ اوجاگر سنگھ اندر سنگھ ودلیپ سنگھ پسران ویر سنگھ۔ دیال سنگھ نابالغ ولد نمبر سنگھ بولایت مسماۃ سنداں والدہ خود کیسر سنگھ ولد گوردت سنگھ ٹھاکر سنگھ وگیان سنگھ پسران بوٹا سنگھ۔ سوکھن سنگھ ولعب سنگھ پسران خزان سنگھ کیہر سنگھ ولد پرتاب سنگھ تنگار سنگھ ولد بھاگ سنگھ بالغ ہزارہ سنگھ کرتار سنگھ وداتار سنگھ نابالغان پسران بھاگ سنگھ بولایت تنگار سنگھ برادر حقیقی خود سنت سنگھ ولد اتسام سنگھ ہرنام سنگھ ولد سوداگر سنگھ۔ سوچا سنگھ ولد جگت سنگھ جہانگیر سنگھ نابالغ ولد نوجا سنگھ بولایت مسماۃ بل کور والدہ حقیقی خود۔ دلیپ سنگھ نابالغ ولد خوشحال سنگھ بولایت بدھ سنگھ۔ آلا سنگھ منگل سنگھ پسران عطر سنگھ اندر سنگھ وحاکم سنگھ پسران سوہن سنگھ۔ مدعوم ساکنہ بذریعہ پرتاب سنگھ مہتم۔ پٹھانہ ولد امیرا۔ مسماۃ عمراں بیوہ تھو بہاول بہادل پسران کرم الہی۔ منگل سنگھ ولد دیوا سنگھ۔ نگاماں ولد سوہنا۔ سردارا ولد بوٹا۔ لال سنگھ ولد پرتاب سنگھ مدعا علیہم دیدہ ودانستہ تعمیل سے گریز کرتے ہیں۔ لہذا بذریعہ اشتہار ہذا مدعا علیہم مذکور کو مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ وہ مورخہ ۵ رجولائی سنہ ۱۹۳۶ء کو حاضر عدالت ہذا ہو کر اصالتاً یا وکالتاً پیروی دعوے اپنی مقدمہ کریں۔ اگر تاریخ مقررہ پر حاضر عدالت ہذا نہ آوینگے۔ تو کارروائی یکطرفہ برخلاف ان کے عمل میں لائی جائے گی۔

آج بہ ثبت ہمارے دستخط اور مہر عدالت کے جاری کیا گیا۔ ۱۸ / ۴ / ۳۶

دستخط حاکم — (مُہر عدالت)

"ہر قسم کا کٹ پیس"

ہم سے خریدیئے۔ ہماری قیمتیں مناسب اور مال تازہ آیا ہوا۔ اور نہایت اچھا ہو گا۔ ہم براہ راست یورپ امریکہ اور جاپان سے مال منگاتے ہیں۔ ایکبار تجربہ منگانے سے آپ مستقل خریدار بن جائیں گے۔ پتہ:-

ویسٹرن امپورٹرز لمیٹڈ جینا بائی بلڈنگ مسجد بندر روڈ۔ بمبئی نمبر ۳

Western Importers Limited Jeena Bai Biulding
Musjid Bunder Road Bombay No. 3

ہر ایک انجمن کو چھاپہ خانہ مل سکتا ہے!

آجکل تبلیغ واشاعت کے لئے چھاپہ خانہ کی ضرورت ہے۔ چنانچہ بہت سی انجمنیں قریب شہر میں چھاپہ خانہ نہ ہونیکی وجہ سے ٹریکٹ۔ اشتہار اور پوسٹر شائع کرنے سے مجبور رہتی ہیں۔ بہت سے جذبات اور خیالات دل ودماغ میں موجزن رہتے ہیں۔ جو لوگوں تک نہیں پہنچائے جاتے۔ آجکل بیسویں صدی میں سائنس نے ہر ایک چیز کو کتنا آسان اور سستا کر دیا ہے۔ کہ روپوں کی چیزیں کوڑیوں کے مول مل سکتی ہیں۔ ہر ایک انجمن اپنے پوسٹر۔ اشتہار اور ٹریکٹ شائع کرنے کے لئے چھاپہ خانہ خرید سکتی ہے۔ چھاپہ خانہ کلاں قیمت دس روپیہ۔ چھاپہ خانہ خورد قیمت پانچ روپے۔ آپ پہلے دن ہی چھاپہ خانہ سے کام لے سکتے ہیں۔ طریق نہایت آسان ہے۔ جو چھپا ہوا ساتھ ہو گا۔

ملنے کا پتہ

سائنٹیفک ناولٹیز سٹورز۔ موگا۔ پنجاب

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

میڈرڈ ۲۵ اپریل۔ شبیلیہ کے مقام پر دریائے وادی الکبیر میں سخت طغیانی آرہی ہے جس سے بندرگاہ میں جہازوں کی آمد و رفت مسدود ہوگئی ہے۔ آس پاس کے اضلاع سے بے شمار مصیبت زدگان نے بندرگاہ میں پناہ لے لی ہے۔

شملہ ۲۵ اپریل۔ ہز ایکسی لینسی سر رالف گرفتھ گورنر صوبہ سرحد کچھ دنوں کے لئے کابل روانہ ہوگئے ہیں۔

بمبئی ۲۵ اپریل۔ سر عبدالرحیم صدر اسمبلی آج یورپ روانہ ہوگئے۔

قاہرہ ۲۵ اپریل۔ شہر میں یہ افواہ بڑے زور سے پھیل گئی ہے کہ شاہ فواد رحلت فرما گئے ہیں۔ مایوس کن افواہوں کے باوجود معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے۔ کہ آپ آج صبح تک زندہ تھے۔ چھ ڈاکٹروں کے ارکان کے دستخطوں سے ایک اعلان شائع کیا گیا۔ کہ آدھی رات کے قریب منہ سے جریان خون بند ہوگیا اور اس کے بعد جاری نہیں ہوا۔ شاہ نے رات نسبتاً امن سے بسر کی۔ معدے کی تکلیف اور ریحا ابھی بدستور ہے۔ لیکن دوران خون اور ضعف قلب کی شکایت کم ہوگئی ہے۔

عدیس آبابا ۲۵ اپریل۔ حکومت حبشہ کا ایک سرکاری اعلان مظہر ہے۔ کہ اوگاڈن کے محاذ پر کل ایک ہزار اطالوی ہلاک ہوئے اس بیان میں اس بات کا دعویٰ کیا گیا ہے کہ حبشیوں نے مشین گنوں سے فائر کر کے متعدد اطالوی طیاروں کو زمین پر گرا لیا۔

روما ۲۵ اپریل۔ مارشل بیڈگلیو کا ایک پیغام مظہر ہے۔ کہ ہنڈن برگ لائن پر اطالوی طیارے بمباری میں مصروف ہیں۔ جنوبی محاذ پر اطالوی فوجوں کی پیش قدمی جاری ہے۔ بریٹین دستوں نے جوڈیسی سے شمالی محاذ کی جانب بڑھ رہے ہیں اور ریلو کے مقام پر قبضہ کر لیا ہے۔

بمبئی ۲۵ اپریل۔ پونہ سے اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ فرقہ وارانہ فساد میں دو سو سے زائد اشخاص مجروح ہوئے تھے ان میں سے دو ہلاک ہوگئے ہیں۔ قیام امن کے لئے شولاپور سے بھی پولیس آگئی ہے۔ فوج اور پولیس پہرہ دے رہی ہے۔ کہ فیوآرڈر جاری ہے۔ اور اب شہر میں مکمل امن ہے۔

ناگپور ۲۵ اپریل۔ اخبار ڈیلی میل میں ایک ہندو مہاسبھائی کا مکتوب شائع ہوا ہے جس میں گاندھی جی اور پنڈت جواہر لال نہرو پر یہ الزام لگایا گیا ہے۔ کہ انہوں نے کانگرس میں مسٹر سبھاش چندر بوس کے روز افزوں اقتدار سے خوفزدہ ہو کر انہیں قید کرانے کی سازش کی۔ چنانچہ حکومت ہند کے حکم امتناعی کے باوجود پنڈت جواہر لال نہرو نے مسٹر بوس کو آنے کا مشورہ دیا۔ پنڈت جواہر لال نہرو نے اسی اخبار میں ایک مضمون کے ذریعہ ان الزامات کی پرزور تردید کی ہے

لاہور ۲۵ اپریل۔ کل شاہی مسجد میں مسلمانوں کا ایک جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں مولوی ظفر علی خان صاحب صدر مجلس اتحاد ملت نے اپنا خطبہ صدارت پڑھا۔ مولوی محمد شاہ سیالکوٹی نے اپیل کی۔ کہ مجلس اتحاد ملت اور احرار کو مل کر کام کرنا چاہیئے۔ جس پر ایک مسلمان نے اٹھ کر کہا۔ کہ احرار نا ہنجار کا نام نہ لینا چاہیئے۔ آخر میں چوہدری مولا بخش ڈکٹیٹر تحریک شہید گنج نے تقریر کی۔

رانچی ۲۵ اپریل۔ جمال پور سے ہندو مسلم فساد کی اطلاع موصول ہوئی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اس میں ایک شخص ہلاک اور متعدد مجروح ہوگئے

گورداسپور ۲۵ اپریل۔ قصبہ کلانور سے ایک اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ کلانور کا ایک ساہوکار کسی قریبی گاؤں میں قرضہ کی وصولی کے سلسلہ میں قرقی کرانے گیا۔ تو مقروضین نے اسے پکڑ کر اس کے ناک اور کان کاٹ دیئے۔ پولیس مصروف تفتیش ہے۔

کلکتہ ۲۵ اپریل۔ گذشتہ دنوں ایک جہاز دوسٹی اوف کراؤنٹ چرچ سے چالیس پستول اور بے شمار کارتوس برآمد ہوئے تھے۔ اس سلسلہ میں ایک چینی کو پانچ سال قید سخت کی سزا دی گئی ہے۔

نئی دہلی ۲۵ اپریل۔ آج کونسل اوف سٹیٹ کے اجلاس میں تحریف امینڈمنٹ بل پاس ہوگیا اس کے بعد کونسل اوف سٹیٹ کا اجلاس غیر معین عرصہ کے لئے ملتوی کر دیا گیا۔

لاہور ۲۵ اپریل۔ معلوم ہوا ہے۔ امریکہ کا مشہور پہلوان "سٹرینگر" عنقریب دنیا بھر کا دورہ کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ وہ ہندوستان آکر گاماں اور دیگر پہلوانوں سے بھی کشتی لڑیگا

بمبئی ۲۵ اپریل۔ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ بمبئی کی موجودہ لیجسلیٹو کونسل اکتوبر کے وسط تک توڑ دی جائے گی۔ اور جدید انتخابات ماہ دسمبر ۱۹۳۶ء یا ماہ جنوری ۱۹۳۷ء کے شروع میں ہوں گے۔

ناگپور ۲۵ اپریل۔ ڈاکٹر مونجے نے ایک عام اجلاس میں جو سیواجی کے یوم ولادت کے سلسلہ میں منعقد ہوا۔ تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ ہندوستان سینکڑوں برسوں سے ہندوؤں کا ملک رہا ہے۔ اور ہمیشہ کے لئے ہندوؤں کا ملک رہے گا۔ ہندو لیڈروں کو چاہیئے کہ ہندو نسل کے افراد کو یہ بات ذہن نشین کرا دیں۔ کہ ہندو اپنے پاؤں پر کھڑا ہونے اور دوسروں کی امداد کے بغیر جنگ آزادی میں کامیاب ہونے کے پورے اہل ہیں۔

نیروبی ۲۵ اپریل۔ کینیا میں ۱۳ حبشی جو اطالوی فوج میں نظر بند کر دیئے گئے تھے بیان کیا جاتا ہے۔ کہ وہ تمام فوجی نظربندوں کے کیمپ سے بھاگ نکلے ہیں۔ ان کی گرفتاری کے لئے ان کا نہایت سرگرمی سے تعاقب کیا جا رہا ہے

شملہ ۲۶ اپریل۔ بیان کیا جاتا ہے۔ ہز ایکسی لینسی وائسرائے لارڈ لنلتھگو ۵ یا ۶ مئی کو شملہ پہنچ جائیں گے۔

لاہور ۲۶ اپریل۔ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ مسٹر محمد علی جناح ۲۹ اپریل کو بذریعہ فرنٹیئر میل لاہور آئیں گے۔

روما ۲۶ اپریل۔ تازہ اطلاع مظہر ہے کہ ساسابانہ پر اطالویوں کا مکمل قبضہ ہوگیا ہے۔ ڈگابر پہنچ کر اطالوی فوج کے دستے یکایک جنوب کی طرف ٹوٹ پڑے اور حبشہ کی ہنڈن برگ کے اصولوں پر قائم لائن بھی توڑ دی۔ اب ہرار اور ججیگا پہنچنے میں کوئی رکاوٹ باقی نہیں رہی۔

قاہرہ ۲۶ اپریل۔ سکندریہ میں اس وقت تقریباً اکیس ہزار اطالوی باشندے رہتے ہیں مسولینی نے ایک اعلان کے ذریعہ انہیں جنگ حبشہ کے لئے فوج میں بھرتی ہونے کا حکم دیا تھا لیکن اطالوی سفیر متعینہ پورٹ سعید کی اپیل پر آٹھ ہزار اطالویوں میں سے صرف تین نے اپنے کو بھرتی کے لئے پیش کیا۔ اور سات ہزار سے زیادہ اطالویوں نے اپنے کو مصری شہری تسلیم کر کے بھرتی سے انکار کر دیا۔

عدیس آبابا ۲۶ اپریل۔ حال میں عدیس آبابا پر اطالوی طیاروں کی پرواز کا مقصد یہ بتایا جاتا ہے۔ کہ وہ شہنشاہ حبشہ کا سراغ لگانا چاہتے ہیں۔ لیکن باوجود انتہائی کوششوں کے انہیں یہ معلوم نہیں ہوسکا۔ کہ شہنشاہ ہیل سلاسی کہاں چھپے ہوئے ہیں اس وقت حبشہ کی سب سے بڑی کوشش یہ ہے۔ کہ شہنشاہ کی قیام گاہ کا راز منکشف نہ ہونے پائے۔ اطالوی جاسوس آج تک شہنشاہ کا پتہ نہیں لگا سکے۔ لیکن حکومت حبشہ کو شہنشاہ کی موجودہ قیام گاہ کا نہ صرف علم ہے بلکہ باقاعدہ ان کے ساتھ پیغامات کا سلسلہ بھی جاری ہے۔

روما ۲۶ اپریل۔ سمالی لینڈ میں بارشوں کی وجہ سے اطالوی فوجوں کا ناک میں دم ہوگیا ہے سامان خورد و نوش کا ساحل سمندر سے فوجوں تک پہنچانا ناممکن ہوگیا ہے۔ تمام ریلوے لائنیں اور سڑکیں دلدل بن گئی ہیں۔

وارسا ۲۶ اپریل۔ گذشتہ ہفتہ پولینڈ میں کمیونسٹوں کی گرفتاریوں کا سلسلہ جاری رہا۔ کل ایک ہزار کمیونسٹ گرفتار کئے گئے۔ ان میں دو صد عورتیں بھی شامل ہیں۔ دوسرے شہروں میں کمیونسٹوں کو گرفتار کرنے کے بعد مشرقی پولینڈ میں پولیس بھیج دی گئی ہے۔

لاہور ۲۶ اپریل۔ قصور کے ایک واقعہ کے متعلق محکمانہ کارروائی کرنے کے بعد حکومت نے شیخ محمد اصغر ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس قصور کو سب انسپکٹر بنا کر راولپنڈی تعینات کر دیا ہے

کراچی ۲۶ اپریل۔ سکھر کی اطلاع مظہر ہے کہ ضلع سکھر کے ایک گاؤں کے بازار کو آگ لگ گئی۔ جس سے تمام دوکانیں جل کر راکھ ہوگئیں نقصان کا اندازہ پچاس ہزار روپیہ لگایا جاتا ہے

جنیوا ۲۶ اپریل۔ بین الاقوامی انجمن صلیب احمر سے لیگ نے ان مبینہ مظالم کے متعلق دریافت کیا تھا۔ جو اطالوی آج کل حبشہ پر ڈھا رہے ہیں لیکن پریذیڈنٹ انجمن مذکور نے جواب دیا۔ کہ وہ کوئی ایسی اطلاع بہم نہیں پہنچا سکتے کیونکہ صلیب احمر

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا۔ اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی